24/NOV/2019

تفسیر قرآن 8

وجوہات تسمیہ فاتحہ : سبع المثانی

سبع = ۷ ، مثانی = ۲

① کیونکہ سورۃ دو دفعہ نازل ہوا (۷ آیتیں دو مرتبہ نازل ہوئیں)

← کہا جاتا ہے ایک مرتبہ مکہ ایک دفعہ مدینہ میں

② ہر نماز میں دو بار پڑھا جاتا ہے

← یہ اھل سنت کی بھی احادیث میں وجہ ملتی ہے۔

بسم اللہ... سورۃ فاتحہ کا جزو ہے

← اھل سنت کے ہاں = مورد اختلاف

← اھل شیعہ = اتفاقی ہے کہ جزو ہے

← امام باقر (علیہ السلام): "چرالی گئی ہے کتابِ خدا کی سب سے مکرم آیت : اور وہ بسم اللہ ... ہے

← اس سے یہ بھی لگتا ہے اس زمانے میں اھل سنت کا عقیدہ تھا کہ جزو نہیں ہے

(بسم اللہ... پڑھنے کی importance)

← امام صادق (علیہ السلام): بعض ہمارے شیعہ بسم اللہ... کو ترک کر دیتے ہیں تو خدا ان کو مشکلات میں ڈال کر ان کا امتحان لیتا ہے تاکہ خدا کا شکر اور ثناء کریں اور اس کو فراموش نہ کریں۔

اور پریشانی میں ڈالتا ہے تاکہ اس خطا کا داغ مٹ جائے۔

عبداللہ بن یحیٰ امام علی (علیہ السلام) کی خدمت میں آیا - کرسی پر بیٹھا - گرا اور سر پر چوٹ لگی، خون جاری ہوا...

امام علی (علیہ السلام) نے فرمایا : اے عبداللہ خدا کی حمد ہو جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو اس دنیا میں مٹا دیتا ہے مشکلات میں گرفتار کر کے... اور

راوی نے پوچھا کیا صرف دنیا میں جزاء دی جائے گی ہمیں ؟

مولا علیہ السلام : کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی حدیث نہیں سنی کہ دنیا مؤمن کے لئے سجن اور کافر کے لئے جنت ہے - خدا ہمارے شیعوں کو مشکلات میں گرفتار کرکے پاک کر دیتا ہے

پھر آیت کی تلاوت کی (جو کچھ انسان پر آتا ہے اس کے لئے کا نتیجہ ہے...)

راوی نے سوال کیا: کیا انجام دیا تھا کہ مصیبت آئی
امام (علیہ السلام) کرسی پر بیٹھے تو بسم اللہ کو ترک کیا،
کہ ... صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھ سے کہا: جو شخص بھی کسی قابل توجہ کام کو کرتا ہے
اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا ہے تو وہ کام نا مکمل رہ جاتا ہے

• "بسم اللہ..." کا اسم اعظم سے تقرّب
"بسم اللہ ..." اسم اعظم سے بہت نزدیک ہے
جس طرح آنکھوں کی سیاہی سفیدی سے نزدیک ہے
(تہذیب الاحکام - شیخ طوسی - امام صادق علیہ السلام)

بسم اللہ کا جزو سورۃ فاتحہ ہونا

'بسم اللہ الرحمان' سبع المثانی کا جزو ہے.
بلکہ سورۃ فاتحہ کا افضل ترین حصّہ ہے (روایت کے مطابق) (تہذیب الاحکام)

سواری پر سوار ہوتے ہوئے بسم ... کی تلاوت

'جب تم سوار ہو سواری پر تو کہو:
"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بسم اللہ، واللہ اکبر"

تفسیر سورۃ الحمد کا آغاز

① بسم اللہ الرحمان الرحیم

- 'بسم' = ب + اسم
'ب' = حرف جر (حرف جو خود معنیٰ رکھتا ہے اور ملانے کے لیے آتا ہے)
(اور جس حرف پر داخل ہوتا ہے اسے کسرہ دیتا ہے)
'سم' = (اسم) (الف کسی وجہ سے گر گیا ہے)

• ب کا ایک مطلب = مدد طلب کرنا
• اسم ⟷ احتمال (۱) - 'سُمُو' سے نکلا ہے ← یعنی بلندی
احتمال (۲) - 'سِمہ' سے نکلا ہے ← یعنی (کسی چیز پر) علامت لگانا
- سمہ میں 'ہ' 'و' کے بدلے میں ہے originally وسم تھا

• 'ب' - حرف جر، طلبِ مدد :

situation سے:
↲ چھپا ہوا فعل:
↲ بسم اللہ ایک چھپے ہوئے فعل / کام سے relate کرتا ہے - فعل کیا ہے (تقدیر میں) فرق کرتا ہے
e.g. • کھاتے ہوئے اگر کہہ رہے ہیں تو فعل = آکُلُ ہوگا۔ یعنی کھاتا ہوں اللہ کے نام کی مدد
e.g. • قرأت سے پہلے = اَقْرَأُ بسم اللہ الرحمان الرحیم (میں قرأت کرتا ہوں اللہ کے نام سے

↲ مدد طلب کی جانے کی وجہ:
↲ کیونکہ انسان محتاج مطلق ہے
(یعنی چونکہ اپنی ممکن الوجود ہے؛ ذات عوارض، حدوث و بقاء: ہر چیز میں محتاج ہے)
↲ ایک غنی مطلق کا محتاج ہے (یعنی وہ جو ہر لحاظ سے بے نیاز ہو)
↲ لہذا ہر کام سے پہلے خدا (کے نام سے مدد طلب کرتا ہے)

• 'اسم'
↲ عربی grammer کے لحاظ سے analysis :
(الف vs ہمزہ)
↲ الف پر کوئی اعراب نہیں ہوتا
↲ عربی کے حروف میں الف count نہیں کیا جاتا
(ہمزہ کی اقسام)
↲ ہمزہ وصل = پڑھتے ہوئے گرا دیا جاتا ہے (جیسے اسم میں)
↲ ہمزہ قطع = نہیں گرایا جاتا سمجھ میں بھی

↲ اسم کس سے مشتق ہے؟
(دو احتمالات): • سمہ / • سمو
(ایک جامع مطلب):
↲ آغا سبزواری: ممکن ہے دونوں احتمالات کو ایک جمع کرنے والے معنی کی طرف پلٹا دیں:
↲ وہ ہے 'بروز اور ظہور (ظاہر ہونا کسی شئ کا)
↲ کیسے: • بلندی ایک قسم کی علامت ہے اور علامت ایک قسم کی بلندی
(جیسے پرچم بلند ہوتا ہے تو علامت کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے)
• اور ان دونوں کے اندر موجود ظہور ہے
(کیونکہ وہ بلند جس میں علامت (بھی ہوتی ہے) وہ ظاہر ہو جاتی ہے)
(وہ اور نام / name ایک دوسرے سے اشیاء کو واضح / ظاہر / differentiate کرتا ہے)

1) مشتق = extracted ، اس کے مقابل میں: جامد = نہیں extracted کسی چیز سے بلکہ original

Scanned by CamScanner

اسم کو درمیان میں لانے کی ضرورت:

(کیوں نہ براہِ راست اللہ سے مدد طلب کی (نہ) گئی ہے؟)

- احتمال ① : (اغا سنرواری) : اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ انسان خدا کی ذات کی حقیقت کے ادراک سے عاجز ہے
- جو انسان کی پہنچ میں ہے وہ مظہر اس کا اسم ہے

اسم اور مسمّٰی

- ∘ اسم صرف لفظ ہے - خود چیز نہیں ہے
- ∘ مسمّٰی (جسے اسم پکارتا ہے) چیز کی حقیقت ہے جو خارج میں موجود ہے

- احتمال ② : بیانِ وسیلہ
- ممکن ہے کہ اسم لانے کی وجہ یہ ہو کہ وسیلہ بیان کرنا ہو۔
- کہ خدا سے direct مدد طلب کرنے کے بجائے اس کے نام سے مدد طلب کی جا رہی ہے
- NOTE : (احتمالات پر کوئی دلیل یا قاعدہ موجود نہیں خدا بہتر جانتا ہے حقیقی علت کیا ہو)

لفظِ اَللّٰہ

(لفظِ اللہ کیا ہے؟)

- اسم جنس vs اسم عَلَم

علم = خاص شخص کا نام - واضح ہے کونسا (eg محمد - خاص شخص کے لئے ہے)

جنس = (eg پانی) - ہر برتن/جگہ میں پانی مراد ہے

- • اگر اللہ اسم جنس ہے : اس کا مطلب ہوتا - اللہ سے مراد ہر (چاہے جھوٹا) خدا
- • اگر اللہ اسم علم ہے : اس کا مطلب ہے : اللہ عَلَم ہے - ایک ذات کا جو المستجمع لجمیع الصفات الکمالیہ

(یعنی وہ ذات جو تمام صفات جمالیہ کا مالک ہے)

- در حقیقت اللہ = علم (نا کہ ہر خدا کو اللہ کہا جاتا ہے)

Scanned by CamScanner